© rasailojaraid.com

کامیاب ترین انسان

تحریر:
عبدالرشید عراقی

نبوت کا منصب سلسلہ خداوندی ہے تاہم یہ سب سے مشکل ہے۔ قرآن مجید اس کی گواہی دیتا ہے کہ جو مصائب و تکالیف انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو دعوت توحید کے سلسلہ میں برداشت کرنی پڑیں کسی دوسرے کو ایسے مصائب سے دوچار نہیں ہونا پڑا، مگر یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس مشکل ترین کام میں سب سے زیادہ کامیابی آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوئی۔ جس وقت مکہ معظمہ میں آپ ؐ نے اعلانِ نبوت کیا، اس وقت کے حالات کے متعلق تاریخ سے یہ شہادت ملتی ہے کہ وسائل بہت ہی کم تھے اور کامیابی کے آثار بالکل نظر نہیں آتے تھے اور جس قوم کے سامنے آپ ؐ نے اسلام کی دعوت پیش کی اس کا حدود اربعہ کیا تھا: یہ قوم جاہل، اجڈ، ان پڑھ، ضدی اور صحرا نورد تھی۔ جب آپ ؐ نے انہیں اسلام کی دعوت پیش کی تو اس قوم نے کیا کچھ نہ کیا! آپ ؐ کے اپنے عزیز و اقارب بھی دوسروں کے ساتھ مل کر آپ ؐ کے دشمن ہو گئے لیکن آپ ؐ نے اپنے مشن کو جاری رکھا اس میں آپ ؐ کامیاب و کامران ہوئے اور وہ قوم جو آپ ؐ کی دشمن تھی آپ ؐ کی جانثار بن گئی اور آپ ؐ کی حیرت انگیز اور پرکشش شخصیت نے ان سب کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ یہ آپ ؐ کی پرخلوص شفقت کا اثر تھا کہ آپ ؐ کی قوم آپ ؐ کی آبرو و جنبش پر نثار ہونے کو تیار رہتی تھی اور ایسا موقع بھی آیا کہ آپ ؐ کی ایک آواز پر تمام مسلمان جمع ہو جاتے تھے اور آپ ؐ کے اشارے پر کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ آپ ؐ کے ارشادات کسی مطلق العنان صاحب کشور حکمران کے احکام نہ تھے بلکہ آپ ؐ تواضع، انکساری اور عاجزی کے ساتھ اعلان فرماتے تھے اور آپ ؐ اکثر فرمایا کرتے تھے: ”میں ایک آدمی ہوں جب دین کا حکم دوں تو اسے قبول کرو جب امور دنیا میں کوئی مشورہ دوں تو محض ایک آدمی ہوں، میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں کہوں گا“۔ [صحیح مسلم] اور آپ ؐ نے یہ بھی اعلان فرمایا تھا: ”میری شان میں مبالغہ نہ کرو جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی شان میں مبالغہ آرائی سے کام لیا“۔ [صحیح بخاری]

اس سب کے باوجود آپ ؐ کی قوم کی وفا شعاری اور جانثاری کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے شاہی درباروں کے نمائندے دیکھتے تھے اور حیرت کرتے تھے۔ آپ ؐ کے عہد کو 1429 سال ہو چکے ہیں۔ اس وقت آپ ؐ کے غلاموں کی تعداد ڈیڑھ ارب کے لگ بھگ ہے۔ اور وہ دنیا کے تمام گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ عام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روحانی اور اخلاقی انحطاط کا بھی اثر پڑا ہے اور دین قیم کی صاف اور روشن راہ سے بھی بھٹک گئے ہیں، لیکن اب بھی اپنے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی ناموس کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار نظر آتے ہیں اور جب آپؐ کا نام مبارک آتا ہے تو ادب سے اپنی نگاہیں نیچی کر لیتے ہیں اور آپؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ 10 نومبر 1925ء کے اخبار ''ڈیلی ایکسپریس لندن'' (Daily Express London) میں ایک مضمون نگار نے لکھا تھا کہ ''اگر کسی مرد عظیم کے بلند پایہ پیغام کو جانچنے کا پیمانہ تقدیس و تعظیم کے وہ جذبات ہیں جو اس کے الفاظ ان لوگوں میں پیدا کرتے ہیں جو اس کی آسمانی نوعیت پر یقین رکھتے ہیں تو حضرت محمد ﷺ کا شمار عظیم ترین ہستیوں میں ضرور ہونا چاہیے''۔

آنحضرت ﷺ کی تبلیغ اور دعوت سے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آ گیا کہ امن وامان قائم رکھنے کیلئے پولیس کی ضرورت نہ رہی۔ عرب کی سرزمین میں یہ انقلاب کیسی حیرت انگیزی سے آیا کہ کس طرح دیکھتے ہی دیکھتے سارے جزیرہ نمائے عرب پر حق کا نور سیلاب کی طرح پھیل گیا۔ اس کی تفصیل ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی سے سنیے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ''۱ھ ہجری میں شہر مدینہ کے چند محلے اسلامی مملکت کہلائے تو اس میں دس سال تک اوسطاً روزانہ (274) مربع میل کی بے نظیر سرعت سے اضافہ ہوتا رہا اور جب ۱۱ھ ہجری میں نبی اکرم ﷺ نے اس زندگی سے علیحدگی اختیار فرمائی تو پورے دس لاکھ مربع میل، یعنی تقریباً ہندوستان (بھارت و پاکستان) کے برابر کا علاقہ مسلمانوں کی آقائی میں آ چکا تھا، اور ابھی آنحضرت ﷺ کے وصال کو 15 سال بھی نہ گزرے تھے کہ احکام اسلام پر عمل کرنے کے باعث مسلمان ایشیا، یورپ اور افریقہ کے تین براعظموں پر چھا گئے اور یہ حضرت عثمانؓ کا زمانہ تھا جب ایک طرف مسلمانوں نے اسپین میں قدم جمائے اور دوسری طرف قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا۔

یہ کیا اسباب تھے اور یہ انقلاب کیسے آیا؟ اس کے متعلق سر ولیم میور اپنی کتاب ''لائف آف محمد ﷺ'' میں لکھتا ہے: ''حضرت محمد ﷺ کے اصول مختصر اور سیدھے سادے تھے۔ ان کی تعلیم نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ اس زمانے سے لے کر ابتدائی مسیحیت نے دنیا کو خواب گری سے چونکا دیا تھا اور کفر کے خلاف جان توڑ جدوجہد کا بیڑا اٹھایا تھا، لوگوں نے اس طرح کی روحانی بیداری کا منظر نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کی ایمانی قوت دیکھی تھی جو ضمیر کی خاطر تمام قربانیاں اور مال واسباب کا نقصان ہنسی خوشی برداشت کرتی تھی''۔ آنحضرت ﷺ کی شخصیت کی جامعیت اور آپؐ کے ارادہ کی پختگی، آپؐ کی دعوت کی تاثیر، آپؐ کے پیغام کی صداقت، آپؐ کی نیت کے اخلاص کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت سے افق عرب سے تمام تاریکیاں دور ہو گئیں، اور ایک متحدہ قومیت، اعلیٰ وارفع تمدن، ایک منضبط قانون، ایک مکمل شریعت، اور ایک ابدی مذہب (اسلام) کا ایک درخشندہ دور وجود میں آ گیا۔

© rasailojaraid.com